شرعی صاع کی حقیقت

مولانا معین الدین صاحب مولانا آزاد لائبریری علیگڈھ مسلم یونیورسٹی

(شامی ج ۲ صفحہ ۷۶) ۔ (قولہ وھو الصاع الخ) ۔ اعلم ان الصاع اربعۃ امداد والمد رطلان والرطل نصف من والمد بالدراھم مائتان وستون درھما وبالاستار اربعون والاستار بکسر الھمزۃ ستۃ ونصف وبالمثقال اربعۃ ونصف کذا فی شرح ۔۔ انجارۃ المد والمن سواء کل منھما ربع صاع رطلان بالعراقی والرطل مائۃ وثلاثون درھما فی الزیلعی والفتح اختلاف فی الصاع فقال الطرفان ثمانیۃ ارطال بالعراقی وقال الثانی خمسۃ ارطال وثلث قیل لاخلاف لان الثانی قدرہ برطل المدینۃ لانہ ثلاثون استارا والعراقی عشرون.....

ثم اعلم ان الدرھم الشرعی اربعۃ عشر قیراطا والمتعارف الآن ستۃ عشر فاذا کان الصاع الفا واربعین درھما شرعیا یکون بالدرھم المتعارف تسعمائۃ وعشرۃ۔

مدنی	عراقی	درہم	۱۶۰
رطل ۳۰ استار	رطل ۲۰ استار	۱۳۰	۶ ۱/۲
			۱۰۴۰
صاع ۵ ۱/۳ رطل	مد ۴۰ استار	۲۶۰	۱۴
—— استار	صاع ۴ مد	۱۰۴۰	۱۴ / ۱۶ (۱۴۵۶۰ (۴۰ / ۹۱۰
۱۶۰	۱۶۰		۱۴۵۶۰

اس سے ثابت ہوا کہ ہر دو صاع استاری و قیراطی اعداد میں متحد ہیں ۔ یہ نہیں معلوم ہوا کہ ان

ہر دو قیراطوں کے وزن میں بھی اتحاد ہے یا نہیں۔ حسابی نظریہ تو اس کا مقتضی ہے کہ ایک چیز کا چودھواں حصہ اسی چیز کے سولہویں حصہ سے عدد، وزن اور مساحت میں بڑا ہوتا ہے۔ چنانچہ ۱۰۴۰۔ اور ۹۱۰۔ میں ۱۴ - ۱۶ کا امتیاز قائم ہے یعنی چودہ قیراط والے درہم کا جو وزن ہو اس وزن کے سولہ حصے کر لئے گئے۔ جس سے ہر دو درہم کا وزن ایک رہا۔ البتہ قیراط کے وزن میں فرق ہو گیا۔ مثلاً ایک زمانہ میں رتی ۳ جو کی تھی جس کو گھونگچی کہتے ہیں۔ اور فی زمانہ رتی ۴ جو کی ہے جس کو خرتوبہ کہتے ہیں ۱۲ جو میں دونوں رتیاں شریک ہیں، اب (فرض کرو) ۱۲۔ ۱۲ جو کے دو سکے ہیں ایک ۳ جو والی ۴ رتی کا مربع [۱۲] دوسرا ۴ جو والی ۳ رتی کا مثلث △۱۲ ہر دو سکے وزن میں متحد ہیں۔ اور کل رتیاں ۹۶ ہیں جن کے مربع سکے ۳۲ ہوئے اور مثلث سکے ۲۴۔ جس طرح ان ۳۲ و ۲۴۔ میں ۳ و ۴ کا امتیاز ہے۔ اسی طرح ان کے وزن میں بھی یہی امتیاز رہے گا۔

۲۴	۳۲	۱۲	۸	۸	۲۴	۳۲
۴	۳	۸	۳	۴	۱۲	۱۲
۹۶	۹۶	۹۶	۲۴	۳۲	۲۸۸	۳۸۴

یعنی ہر دو سکے ۱۲۔ اور ۸ میں متحد ہیں بعینہ یہی صورت ۱۴۔ ۱۶ کی ہے۔ ۸۴۔ اور ۳۴ میں متحد ہیں۔ اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

شامیؒ کے جملہ سے ہر دو درہم میں مغایرت معلوم ہوتی ہے۔ یہ مغایرت سکے کی تشکیلی ہے وزنی نہیں۔ چنانچہ رطل مدنی و عراقی استاری وزن میں مختلف ہیں مگر درہمی وزن میں متحد ہیں۔ اسی طرح درہم شرعی و عرفی قیراطی وزن میں مختلف ہیں مگر درہمی وزن میں متحد ہیں۔ یہ قیراطی اختلاف سکہ کی تشکیلی امتیاز سے ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً (۱۲) △۱۴ ہر دو ۴۸ جو۔

اب قیراط اور درہم شرعی وغیرہ کے اوزان معلوم کرنے کی ضرورت ہے۔

علامہ شامیؒ نے شرعی اوزان کا معیار "شعیرہ معتدلہ" لکھا ہے یعنی ایسا جو، جو نہ بڑا ہو نہ چھوٹا نہ باریک ہو نہ موٹا۔ چھلا ہوا نہ ہو۔ زوائد سے پاک ہو۔

یوں تو مختلف کتابوں میں اوزان شرعی وغیر شرعی لکھے ہیں۔ مگر میں یہاں پر صرف ایک مطبوعہ کتاب "معجم متن اللغۃ" کا حوالہ کافی سمجھتا ہوں اس لئے کہ اس میں ہر وزن کی گرام سے بھی تطبیق دی گئی ہے۔ لکھتے ہیں:

درھم۔ مقدارہ ستۃ دوانق فارسی معرب۔ وربما قالوا درھام ودرھم۔ من الاوزان معروف۔ وھو طبری وزنہ ۳۲ حبہ وبغلی اولغلی وھو ۶۴ حبہ۔ وھو الدرھم المعروف فی ھذہ الایام۔ اوشرعی وھو مابین الطبری والبغلی وھو الدرھم الاسلامی وزنہ ثمان واربعون حبۃ شعیر۔ ونسبۃ ھذہ الی الغرام ھی تقریبا

بغلی	۶۴ حبہ	۲۰۷۳۶۲ و ۳ غرام	مساوی	۸ دانق	یا ۱۶ خرنوبہ		خرنوبہ ۴ جو
شرعی	۴۸ حبہ	۳۰۵۵۲۲ و ۲ "	"	۶ "			دانق ۸ جو
طبری	۳۲ حبہ	۶۰۳۶۸۱ و ۱ "	"	۴ "	یا ۸ خرنوبہ		

والدرھم سبعۃ اعشار المثقال، وعند العامۃ فی بلاد الشام ثلثا الثقال ای ستۃ عشر قیراطاً والقیراط والقراط فی الوزن ربع سدس دینار (مثقال) حجازی (مکی) شامی ونصف عشر حجازی ج قراریط۔ والقیراط المکی الشامی وھو ربع سدس المثقال یکون باعتبار المثقال شرعیا ۶۸ ۴/۷ حبہ۔ جنتین وستۃ اسباع الحبۃ ای ۲۳۶۸/۶۲۵ من الغرام او اربعۃ عشر عشیر اوبعض الکسور۔ والقیراط العراقی وھو نصف عشر المثقال یکون ثلث حبات وثلاثۃ اسباع الحبۃ ای ۲۲۸/۱۲۵ من الغرام اوسبعۃ عشر عشیرًا (سنتیًا) ولبعض الکسور۔ وقیراط الدرھم وھو الشامی ۲۴۹۶/۵۰۰ من الغرام باعتبارہ اربع حبات واما باعتبارہ ست حیات نیکون ۲۴۹۶/۷۵۰

قیراط کے متعلق دو کلمہ ہیں۔ ربع سدس۔ نصف عشر۔ دونوں کا ماحصل ایک ہے یعنی ۳ ۱/۲ / ۲۴

۲۰/۲۴ (۲۴) ۴۸۰ (۲۰ ... (۴۸) ۴۸۰ (۱۰ ... (۲۴) ۴۸ (۲ ۴/۷ ... (۶۸) ۴۸۰ (۷ ... ۴۸۰ — وزن مثقال — دس درہم مساوی ۷ مثقال

علامہ شامیؒ کے جملہ سے درہم کی دو قسمیں معلوم ہوئیں ایک شرعی ۱۴ قیراط کا دوسرا عرفی ۱۶ قیراط کا۔ اور دونوں درہم ۶-۶ دانق کے۔ اور ۴۸ کا عدد درہم۔ دانق دونوں میں شریک ہے۔ بتفصیل ذیل۔

وزن دانق یعنی ۴۸ تقسیم ۸ — ۸) ۴۸ (۶ — ۴۸
وزن قیراط شرعی یعنی ۴۸ تقسیم ۷ — ۳ ۱/۲) ۴۸ (۱۴ — ۴۲
وزن قیراط عرفی یعنی ۴۸ تقسیم ۳ — ۳) ۴۸ (۱۶ — ۴۸
۲۴ × ۲ = ۴۸

اس سے ثابت ہوا کہ ہر دو درہم کا وزن ایک ہے۔ دانق اور قیراطوں کے وزن میں ۶-۱۴-۱۶ کا امتیاز ہے۔

دانق
۱۰۴۰ × ۶ = ۶۲۴۰ × ۸ = ۴۹۹۲۰
۶ × ۸ = ۴۸
۱۰۴۰ × ۱۴ = ۱۴۵۶۰
۱۴) ۱۴۵۶۰ (۱۰۴۰
۱۶) ۱۴۵۶۰ (۹۱۰
۹۱۰ × ۴۸ = ۴۳۶۸۰
۱۰۴۰ × ۴۸ = ۴۹۹۲۰
۱۴۵۶۰ × ۳ = ۴۳۶۸۰

وزن دانق و صاع شرعی
۷) ۳۴۹۴۴۰ (۴۹۹۲۰
۸) ۳۴۹۴۴۰ (۴۳۶۸۰
۲۴
وزن صاع عرفی

قیراط کے وزن میں فرق کی وجہ سے ہر دو صاع کے وزن میں ۱۴-۱۶ کا امتیاز قایم ہے۔

مغالطے

صاحب در المختار نے اپنے زمانے کے اوزان قلمبند کر کے ان کو شرعی سمجھ لیا یعنی قیراط ۵ جو۔ درہم ۷۰ جو۔ مثقال ۱۰۰ جو۔ علامہ شامیؒ بھی اسی مغالطہ میں آکر یہ جملہ لکھ گئے۔ لکن المعتبر فی قیراط الدرھم الشرعی خمس حبات بخلاف الدرھم العرفی" نیز صاع کا وزن مونگ یا مسور کے ذریعہ ۱۰۴۰ درہم بتایا ہے مگر یہ نہیں بتایا کہ درہم کتنی مونگ یا مسور کا۔ نہ پانچ جو والے قیراط کا دانہ بتایا۔ نہ یہ بتایا کہ درہم عرفی کتنے جو کا۔ اتنا لکھ کر خاموش ہو گئے" فیکون الدرھم العرفی اکبر منہ"۔ یہ نہ سمجھے کہ اس صورت میں جملہ قیراط اور ہر دو صاع کے اوزان متحد ہو کر ۱۴-۱۶ کا امتیاز قایم نہیں رہے گا۔

جملہ قیراط	درہم شرعی	صاع شرعی	درہم عرفی	صاع عرفی
۱۴۵۶۰	۱۴	۱۰۴۰	۱۶	۹۱۰
۵	۵	۷۰	۵	۸۰
۷۲۸۰۰	۷۰	۷۲۸۰۰	۸۰	۷۲۸۰۰

اختلاف اوزان

ہندوستان میں کسی زمانہ میں (قیراط) رتی ۳ جو کی تھی جس کو سرخ یا گھونگچی کہتے ہیں۔ فی زمانہ (قیراط) رتی ۴ جو کی ہے جس کو عربی میں خرنوبہ کہتے ہیں۔ عالمگیر کے زمانہ میں (قیراط) رتی ۴½ جو کی تھی جس کو تخم گل چاندنی' کہتے ہیں۔ اس کی چھٹانک ۴ تولہ کی ہے۔ اور قاعدہ کلیہ یہ ہے۔ ۸ رتی کا ایک ماشہ۔ ۱۲ ماشہ کا ایک تولہ۔ ۵ تولہ کی ایک چھٹانک۔ ۱۶ چھٹانک کا ایک سیر۔ عالمگیری سیر ۶۴ تولہ کا۔

	ماشہ	تولہ	مساوی	درہم شرعی
۱ رتی ۳ جو	۲۴ جو	۲۸۸ جو	۶ درہم شرعی	۴۸ جو
۲ " ۴	۳۲	۳۸۴	۸ "	
۳ " ۴½	۳۶	۴۳۲	۹ "	صاع ۔ ۱۱۷۰ درہم ۔ ۷۰ جو

تطبیق بوزن شرعی

۱	۲	۳ عالمگیری صاع
۸-۱۵۱) ۹۱۰ / ۶ بحساب ۱۶ قیراط ۹۰۹ ۴	۱۳۰) ۱۰۴۰ / ۸ بحساب ۱۴ قیراط ۱۰۴۰	۱۳۰) ۱۱۷۰ / ۹ ۱۱۷۰
نصف ۷۵ تولہ ۱۰ ماشہ جس برتن میں اتنے جو صاف شدہ آ جائیں اس میں عمدہ صاف شدہ گیہوں بھر کر فطرہ میں ادا کئے جائیں۔	نصف ۶۵ تولہ یعنی ۱۳ چھٹانک جس برتن میں ۱۳ چھٹانک صاف شدہ جو آ جائیں اس میں عمدہ صاف شدہ گیہوں بھر کر فطرہ میں ادا کرنے چاہئیں۔	نصف ۶۵ تولہ یعنی ایک سیر ایک تولہ عالمگیری یہ رائج الوقت سیر سے سوا سیر گیہوں ہوتے ہیں۔

نصاب فضہ

۲۵) ۲۰۰ (۸
۲۰۰

۲۵ تولہ چاندی پر زکوٰۃ واجب ہے۔

۳) ۱۳۷۱ (۳۸۴
۱۱۵۲
۶) ۲۱۹ (۳۲
۱۹۲
۲۷ — ۳/۷
۳
۳۰
اضافہ ۲ جو
۳۲
۳ تولہ ۷ ماشہ سونا

نصاب ذہب

۲۰ دینار یا مثقال
مثقال ۲۰ قیراط
۴۰۰
۲۴
۱۳۷۱) ۹۶۰۰ (۷
۹۵۹۷
۳

اب سوال یہ ہے کہ شرعی اوزان کے مقابلہ میں دوسرے اوزان کو کیوں ترجیح دی جائے۔

درہم شرعی کی بھی دو قسمیں ہیں۔ صغیر[۱] زکاتی و معاملاتی امور میں مستعمل ہے۔ کبیر[۲] تجارت و عدلیات میں مستعمل ہوتا ہے۔ ۷۰ جو والے درہم کو زکاۃ تجارت و عدلیات وغیرہ کا میں متحد کرنا بھی مغالطہ ہے۔ (ملاحظہ ہو شامی)

جو صاحب اس مضمون کے متعلق کچھ تحریر فرمائیں اس کی ایک نقل میرے پاس بھی ارسال فرما دیں۔ ممکن ہے کہ میرے تخیل کی اصلاح ہو جائے۔

ہندوستان کا مشہور دینی ماہنامہ
الفرقان لکھنؤ
۱۳۵۳ھ مطابق ۱۹۳۴ء سے نکل رہا ہے
ماہنامہ
بانی و مدیر
مولانا محمد منظور نعمانی
معاون
عتیق الرحمٰن سنبھلی
اپنے قارئین کو دین کے صحیح فہم میں مدد دیتا ہے — اس کے مضامین ذہن و عمل اور روحانی گداز بخشتے ہیں!! — اس کے ذریعہ ہر مہینے اپنے دینی فکر اور دینی حالت کا جائزہ لیا جا سکتا ہے!!
اور — جن لوگوں کو ملی مسائل پر حقیقت پسندانہ غور و فکر سے دلچسپی ہے وہ اس میں اپنی اس دلچسپی کا
بھرپور سامان بھی پا سکتے ہیں
سالانہ: ۵۰/۷
ششماہی: ۰/۴
پوری واقفیت کے لیے نمونہ مفت طلب فرمائیے
غیر ممالک سے
۱۵ شلنگ
منیجر رسالہ الفرقان، کچہری روڈ، لکھنؤ
پاکستان میں ترسیل زر: سکریٹری ادارہ اصلاح و تبلیغ، آسٹریلیا بلڈنگ، لاہور